چند قدیم دینی کتب کا فارسی سے اردو ترجمہ

مترجم۔ قدیر محمد قریشی اکبر آبادی

۱۔ ترجمہ الناس رحیمہ نجی مکتوبات و ملفوظات
شاہ عبدالرحیم رحمتہ علیہ (پدر بزرگوار
شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ)

۲۔ رسالہ مجوب العارفین وسیلتہ الطالبین
از : عزیزاں علی زامینی قدس سرہ

۳۔ محمولات مظہری (محمولات، مقالات و مقامات
حضرت مظہر جانجاناں شہید رحمتہ اللہ علیہ)
از : حضرت نعیم اللہ بڑانچی

عارف نامہ

از

زبدۃ العارفین خواجہ محمد عارف ریوگری قدس سرہ

(م۔ ۶۳۴ھ)

ترجمہ و حواشی

قدیر محمد قریشی اکبر آبادی بی اے ایل ایل بی منشی کامل

اردو اعلیٰ قابلیت

(سابق ڈسٹرکٹ و سیشن جج)

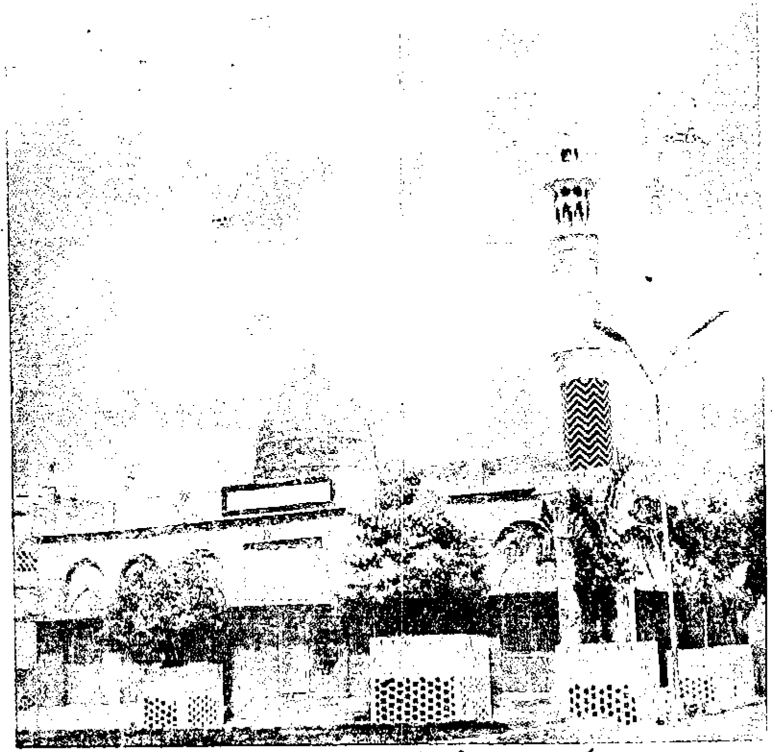

مسجد مبارک حضرت پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب مدظلہ
سندھ یونیورسٹی اولڈ کیمپس، حیدر آباد، پاکستان

"جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اس سے ہر چیز خوف کھاتی ہے" (حدیث)

عارف نامہ

از

زبدۃ العارفین خواجہ محمد عارف ریوگری قدس سرہ

(م-۶۳۴ھ)

ترجمہ و حواشی

از

قدیر محمد قریشی اکبر آبادی' بی اے ایل ایل بی منشی کامل

اردو اعلیٰ قابلیت

(سابق ڈسٹرکٹ و سیشن جج)

ناشر

حاجی عبدالغفار صاحب' A-15 ایوان دستگیر

خالد سوسائٹی' قاسم آباد' حیدر آباد

فون : 651770

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	عارف نامہ
نام مترجم	قدیر محمد قریشی اکبر آبادی
تعداد	ایک ہزار اشاعت ۱۹۹۷ء مارچ
قیمت	دس روپے
کمپوزنگ	ظہیر احمد قریشی (راجپوت کمپوزنگ سروسز)
ناشر	عاصی عبدالغفار
ملنے کا پتہ	
حیدر آباد	ناشر A-15 ایوان دستگیر خالد سوسائٹی قاسم آباد حیدر آباد' فون نمبر : 651770
	جناب ظہور احمد خاں صاحب سندھ یونیورسٹی اولڈ کیمپس 'گاڑی کھاتہ حیدر آباد
کراچی	قدیر محمد قریشی 'فلیٹ نمبر A/122 'انار کلی کمپلیکس فیز I ناگن چورنگی 'کراچی 'فون نمبر : 6904713
	ڈاکٹر سراج احمد خاں صاحب 'مکان نمبر 328 پیر کالونی 'کراچی 'فون نمبر : 4946584

ا

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ
پیش لفظ از مترجم	۳
مقدمہ از ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب مدظلہ	۵
بلند درجات حاصل کرنے کے لئے اعمال صالحہ ضروری ہیں	۸
کامل ایمان والا مومن	۱۰
مسافر کی طرح دنیا میں رہنا	۱۰
باری تعالیٰ کے قرب کے سبب ذرہ بھر بھی عبادت ساقط نہیں ہوتی ہے	۱۰
اللہ کی نعمت کا شکر ادا کرنا اور کفر و شرک سے لرزاں رہنا	۱۱
توبہ کی حقیقت اور اثر	۱۱
کشف معرفت و مشاہدہ	۱۱
مشائخ کے کلام سے چند نصیحتیں	۱۲
حضرت ابو یزید بسطامی کا موت کے وقت رونا	۱۵
حضرت رابعہ عدویہ کا حضرت حسن بصری کو تین چیزیں روانہ کرنا	۱۵
حضرت رابعہ عدویہ کی دعا سخت بیماری کی حالت میں	۱۶
بغیر نیک عمل کے آخرت کے درجات سے محرومی	۱۸
بندگی کا تین چیزوں پر انحصار	۱۸
مرشد کی ہدایت و رہنمائی	۱۹
حضرت فضیل کی موت سے قبل کا واقعہ	۱۹
حضرت فضیل کے ارشادات یاد خدا کے بارے میں	۲۰
جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اس سے ہر چیز خوف کھاتی ہے (حدیث)	۲۰

حضرت یحییٰ رازی کی نصیحت اپنے بھائی کو	۲۱
حضرت شفیق بلخی کی بیٹی ایمنہ کے ارشادات	۲۲
مرنے سے قبل خوف خدا کے بارے میں	
جناب عائشہ دیوانی کی کرامت اور	۲۳
حضرت عبدالخالق غجدوانی قدس سرہ کی زیارت	
تین پسندیدہ چیزیں دوزخ میں لے جانے والی ہیں	۲۴
فراغت دل کس چیز میں ہے	۲۴
ڈرو مومن کی فراست سے کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے	۲۵
اسلام کی بنیاد تین چیزوں پر ہے	۲۵
نقشبندی سلسلہ (طریقہ) پر چلنے والوں کے لئے بخشش کی بشارت	۲۵
دین کا صوفی	۲۷
متقیوں کی چار نشانیاں	۲۷
ہر درد اور بیماری کی دوا	۲۸
بزرگ اولیاء کرام کے چند اقوال	۲۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

پیش لفظ

الحمد للہ رب العالمین واللھم صل علی محمد و علی آل محمد واصحابہ واخوانہ بعدد کل شئی محلوم لک

اما بعد۔ "حضرت خواجہ عارف ریوگری (م۔ ۶۳۴ھ) رحمتہ اللہ علیہ خواجہ عبدالخالق غجدوانی (م۔ ۶۱۷ھ) کے اجل خلفاء میں سے ہیں۔ آپ نے اپنے مرشد کے مقالات وارشادات سے متعلق تصوف میں ایک رسالہ بزبان فارسی بنام "عارف نامہ" تحریر فرمایا تھا۔ جس کو میرے شیخ طریقت جناب ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب مدظلہ نے کتب خانہ موسیٰ زئی (ڈیرہ اسماعیل خاں) سے حاصل کر کے ۱۴۱۳ھ (۱۹۹۳ء) میں طبع کرایا۔ حضرت والا کے ارشاد کے مطابق اس رسالہ کا اردو ترجمہ پیش خدمت ہے۔ غالباً "عارف نامہ" تصوف میں سلسلہ نقشبندیہ سلسلہ کے بارے میں پہلا رسالہ ہے۔

"حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی کو اپنی فرزندی میں قبول کیا اور ان کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے علم لدنی سکھایا اور خاص طور پر ذکر خفی۔ نیز دل سے نفی اثبات کا ذکر یعنی دل سے ذکر لا الہ الا اللہ کرنا تعلیم کیا۔ بعدہٗ حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی قدس سرہ نے حضرت یوسف ہمدانی (م۔ ۵۳۵ھ) سے بیعت کی اور خلافت حاصل کی۔ اس طرح پر آپ کے پیر سبق حضرت خضر علیہ السلام ہیں اور پیر صحبت و خرقہ حضرت خواجہ یوسف ہمدانی قدس سرہ ہیں۔ غرض کہ آپ خلفاء خواجگان کے سردفتر اور سلسلہ اکابر نقشبندیہ قدس اللہ اسرارہم کے سردار ہیں۔ طریقت میں آپ کا کلام حجت اور حقیقت میں برہان ہے۔ آپ اپنے وقت کے شیخ الشیوخ اور مجتہد راس الرئیس اور قطب زمانہ تھے۔"

میں حضرت ڈاکٹر مولانا حضرت ابوالفتح صغیر الدینؒ مدظلہ اور حضرت قبلہ شیخ محترم ڈاکٹر

غلام مصطفیٰ خاں صاحب مدظلہ کا ممنون ہوں کہ ان بزرگوں نے میرے ناقص ترجمہ پر نظر ثانی فرما کر اس کی اصلاح فرمائی اللہ تعالیٰ ان دونوں بزرگوں کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ہم لوگوں کے سروں پر تادیر قائم ودائم رکھے اور میری اس حقیر خدمت کو قبول فرما کر آخرت کا ذخیرہ بنائے۔ آمین

احقر

قدیر محمد قریشی

۱۔ اقتباس از رسالہ "حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ" (م۔۱۰۳۴ھ) مرتبہ حضرت سیدنا زوار حسین رحمتہ اللہ (م۔۱۴۰۰ھ (۱۹۸۰ء)) صفحہ ۱۱۲۔۱۱۳ اور رسالہ حضرات القدس جلد اول صفحہ ۱۱۸ مرتبہ حضرت علامہ بدرالدین سرہندی قدس سرہ خلیفہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ

۲۔ حضرت مولانا وڈاکٹر ابوالفتح صغیرالدین رحمتہ اللہ علیہ کا انتقال حیدر آباد میں مورخہ یکم جون ۱۹۹۶ء مطابق ۱۷ محرم الحرام ۱۴۱۵ھ کو ہو گیا ہے۔

مقدمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم پروفیسر محمد سعد سراجی دوست محمدی المعروف "مرشد بابا" (خانقاہ موسیٰ زئی شریف ڈیرہ اسماعیل خان) کا بے حد مشکور ہوں کہ انہوں نے اپنی خانقاہ سے رسالہ محمد عارف رحمتہ اللہ علیہ کا عکس اس بندہ کو روانہ فرمایا یہ نادر رسالہ حضرت محمد عارف ریوگری کی تصنیف ہے آپ مرید وخلیفہ حضرت مولانا عبدالخالق غجدوانی (م۔۶۱۷ھ) کے تھے اور یہ رسالہ اپنے شیخ کے وصال کے بعد مرتب کیا تھا۔ اس رسالہ کے آخر میں اس طرح تحریر ہے۔

"ہم اس علاقہ کے قصبہ نور میں تاریخ نور علی نور (۶۲۴ھ) میں چلے میں مشغول تھے کہ زبدۃ السالکین ومحبین الطالبین خواجہ نعیم جو کہ اسی وظیفہ میں وہاں مقیم تھے نے درخواست کی کہ چند کلمات متبرکہ مختصر طور پر تحریر کئے جائیں تاکہ وہ حاضرین کے لئے انس کا ذریعہ اور نیکوں اور برگزیدہ حضرت کے لئے افتخار کا باعث ہوں چنانچہ اسی لئے ہم ان کو ضبط تحریر میں لائے جو کہ طالب کی اہم ضرورت اور اعلیٰ مطلوب ہیں۔

(اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔ آمین) مولانا عارف رحمتہ اللہ علیہ کا رسالہ تمام ہوا۔"

اس عبارت سے اس رسالہ کے جمع کی تاریخ "نور علیٰ نور" ظاہر ہوتی ہے جو کہ خوب وعمدہ ہے اور ان کلمات مبارکہ کے اعداد سے سال ۶۲۴ھ ظاہر ہوتا ہے اور اس رسالہ کی تالیف قصبہ نور میں ہوئی تھی جو کہ بخارا کے نواح میں (شمال ومشرق) بیس فرسخ کے فاصلہ پر زوش (ترکستان) کے نزدیک ہے اور اس جگہ عالی شان مسجد اور اولیاء کرام کے مزارات ہیں اور وہ مقام مشلاق (موسم سرما کا قیام گاہ) ہے۔ خواجہ نعیم رحمتہ اللہ علیہ غالباً" حضرت محمد عارف ریوگری رحمتہ اللہ علیہ کے ہم پیرہ (پیر بھائی) ہیں جو ان کے ساتھ چلے میں ساتھ

تھے۔ آخر عبارت میں حضرت مولانا محمد عارف ریوگری رحمتہ اللہ علیہ کا قطعہ تاریخ وفات اس طرح درج ہے۔

۱۔ افسوس شد نہاں مہہ تاباں بزیر خاک + کلکم سیاہ پوش جگر ریش و سینہ چاک
۲۔ تاریخ بہر رحلت اوجستم از قلم + "قطب زماں و عارف باللہ" زد رقم

۱۔ ترجمہ: "افسوس کہ چمکتا ہوا چاند زمین کے نیچے پوشیدہ ہوگیا اس لئے میرا قلم ماتمی ورنجیدہ جگر کو پارہ پارہ کرنے والا ہوگیا اور سینہ کو چاک کرنے والا ہوگیا۔

۲۔ میں نے آپ کی تاریخ وفات قلم سے تلاش کی تو قلم نے لکھا: "قطب زماں عارف باللہ" (جس کے عدد ۱۲۳۴ھ ہوتے ہیں جو آپ کا سال وفات ہے۔)

اللہ تعالیٰ کی حمد و شکر ہے کہ بندہ احقر العباد، الصمد خاکی جسد تراب اقدام اقطاب لاجد فقیر شیر محمد نقشبندی معصومی جو کہ خلیفہ مشہور ہے کے دستخط سے نسخہ متبرکہ حضرت خواجہ محمد عارف ریوگری تاریخ ۹ ماہ ذی الحجہ کو اللہ تعالیٰ کے احسان، کمال کرم و فضل کے سبب پورا ہوا۔"

غرق رحمت یزداں کسے باد + کہ کاتب رابہ الحمد کند یاد

ترجمہ۔ "وہ شخص رحمت یزداں میں غرق ہو جو کاتب کو الحمد کے ساتھ یاد کرے۔"

یہ تبرک نسخہ اور اس سے پہلے نسخہ رسالہ "درباب اشارہ سبابہ" از حضرت عبدالغنی مدنی (م ۱۲۹۶ھ) مولانا شیر محمد نقشبندی مجددی معصومی کے دستخط سے تحریر ہوا ہے ذکر کئے رسالہ کے خاتمہ میں یہ عبارت تحریر ہے۔

ترجمہ۔ "تحریر کردہ فقیر شیر محمد نقشبندی جو کہ خلیفہ مشہور ہے برمکان قاضی صاحب جو کہ حق داد خاں ترین کے نام سے مشہور ہے۔"

"یہ مولانا شیر محمد کلاچوی حضرت حاجی دوست محمد قندھاری رحمتہ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے انہوں نے قصبہ واسو (قریہ چناب) میں خانقاہ قائم کی۔ موسیٰ زئی شریف میں مدفون ہیں اور

حق داد خاں ترین ساکن چاہ ترین (ڈیرہ اسماعیل خان) حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی رحمتہ اللہ علیہ کے مرید تھے وہ شاعر و مصنف تھے۔"

میرے عزیز مولانا سید محبوب حسن واسطی مدمجدہ نے اس رسالہ کی تصحیح فرمائی اور مخدومی حاجی محمد اعلیٰ صاحب مدظلہ نے اس کی کتابت محض حصول ثواب کی نیت سے کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں کو دونوں جہان میں بہتر جزا عطا فرمائے۔

احقر غلام مصطفیٰ خاں

۱۔ ریوگر وغجدوان بخارا کے نواح میں واقع ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد کافی وثنا وافی لاتعداد خاص اللہ واحد کیلئے ہے جس کیلئے کلام مجید میں تحریر ہے:

ترجمہ۔ "نہ اس کی کوئی اولاد ہے نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور اس (اللہ) کے برابر کا کوئی نہیں ہے" (سورہ اخلاص ۱۱۲ آیت ۳۔۴) اس اللہ کا نام بہت معزز اور اس کا ذکر بہت جلیل القدر ہے اور درود بے حد خاص ہمارے رسول پر جن کا نام محمود واحمد ہے اور تمام انبیاء من الصلوات اکملہا و من التحیات اشملہا و صل و سلم اور ان کے عظیم آلِ اور بہت نیک اور مکرم صحابہ کرام پر قیامت کے دن تک ہو۔

امابعد! اے اللہ کے طلب کرنے والے اور اللہ کی طرف چلنے والے! واضح ہو کر تجرد (جو کہ غیر اللہ کے نقوش کے مٹانے کا نام ہے اور دلہنوں کے چہروں سے نقاب اٹھانے کا خاص سبب ہے) اللہ تعالیٰ کے مخلص بندوں کے بلند ترین مقاصد میں سے ہے۔

دنیا کے غلط اور گندے تعلقات میں ملوث حضرات کے لئے خاص طور پر روشن وبلند مرتبوں پر عروج محال ومشکل ہے خواہش کی اتباع اور برائی کا حکم کرنے والے نفس کے بہکانے اور جھوٹی باتیں کر کے تمام مسلمانوں کے قلوب کے آئینوں کو ہلاک وگندا کرنے والی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس سے پناہ میں رکھے۔

چکنی چپڑی باتیں کرنے والا اور اپنی عمر کو غیر ضروری جگہوں وکاموں میں خرچ کرنے والا بندہ محمد عارف بن معروف المشغوف ریوگری (اللہ تعالیٰ ہم کو اور تم کو اپنے غیر سے منتقل ہونے اور اپنے قرب کی طرف رجوع کرنے کی توفیق عطا فرمائیے۔) کہتا ہے کہ کسی انسان کی سعادت اس میں ہے کہ وہ خود کو ملائکہ (فرشتوں) کا مشابہ بنائے یعنی نفس کی ذلت سے بری۔ پاک باز۔ ذاکر اور ہر وقت بندگی کے عہد کو پورا کرنے کی کوشش کرتا رہے۔ اللہ تعالیٰ (کہ اس کا نام اور اس کی ذات معزز ہے) کے علاوہ کسی غیر سے تعلق نہ رکھے اور نہ اس کی طرف التفات کرے۔ ہمیشہ نیک اور اچھے لوگوں کی صحبت میں رہے اس لئے کہ "وقت

کاٹنے والی تلوار ہے" پلک جھپکنے کے برابر بھی وقت کو بیکار اور غفلت میں ضائع نہ کرے اور حق سبحانہ تعالیٰ کے غیر سے محظوظ (فائدہ اٹھانے والا) نہ ہو۔

اے عارف جب تو نے اس بات کو جان لیا تو اب تجھے چاہئے کہ قرآن واجب التعظیم، احادیث رسول کریم اور متقی اور اہل اللہ کے کلام سے پند ونصیحت حاصل کرے اور دوسروں کی بھی راہ راست کی طرف راہنمائی کرے کہ سب تیرے حقیقی بھائی (کی طرح) ہیں۔

ترجمہ:۔ اے عارف! جب تک اپنے تمام اقوال وافعال واحوال میں بغیر کمی بیشی کے حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سنیہ اور شریعت رفیعہ کی پیروی نہ کرے گا بلاشبہ تو مقبولوں اور واصلوں کے زمرہ میں سے نہ ہو گا۔

اے عارف موتو قبل ان تموتو یعنی مرجاؤ قبل اس کے موت آئے یہ صفت حق تعالیٰ کے خاص لوگوں کی ہے۔ چاہئے کہ اپنی تحسین تزئین سے اپنی دنیا کو مراد تک لائے۔ نفسانی مرادوں کی طلب کو بالکل بھول جائے۔ بری عادتوں سے دور ہو اور فاسد خیالات وافکار سے علیحدگی اختیار کرے اور سب (انسانوں) کی اپنے مال وجان سے خدمت کرے اور کسی ایک سے بھی خدمت نہ لے تمام عبادات کے ارکان اور جزئیات میں کسی غیر سے مدد طلب نہ کرے نئی تعمیر کرنے اور نیا لباس پہننے کو پسند نہ کرے۔ کدورتوں سے قلب کی صفائی اور ظاہری وباطنی تلوینات (بدلتے ہوئے حالات) کے اثر سے بدن کی پاکیزگی کے بغیر تو اس قابل نہیں ہو گا کہ بلند درجات اور مناسب واعلیٰ مقامات حاصل کر سکے اور فقر وغنا میں تیرے احوال میں کوئی تبدیلی نہ آئے اور تلاوت قرآن مجید اور حضرت فعال لمایرید (جو چاہتا ہے کرتا ہے) کی عبادت میں ہرگز تجھے کسی قسم کا تکان محسوس نہ ہو۔ بغیر ضرورت مجمع میں نہ بیٹھے اور بات نہ کرے۔ ہمیشہ آنکھیں بند رکھے (مراقبہ میں رہے) اور برائی کو ناپسند کرنے والا ہو اور ہمیشہ اپنی توجہ والتفات کو اللہ پاک کی طرف رکھے اور تھوڑی سے کفاف پر قناعت کرنے والا ہو۔ ہمیشہ اطاعت باری تعالیٰ ریاضت اور اس کے ذکر پر حریص (بہت کوشش

کرنے والا) رہے اور دنیا کی لذتوں اور فائدوں کو نظر میں نہ رکھے۔

اے عارف تو پاک رہ اور پاک (صحیح) اعتقاد رکھنے والا ہو اس لئے کہ کدورت والا دل جسم کو بھی خبیث (برا) کر دیتا ہے۔ رد کرنے یا قبول کرنے کے لحاظ سے دل ہی کا اعتبار ہے۔

کامل ایمان والا مومن وہ ہے کہ ایک شخص نقد رقوم' رنگ برنگ کے ملبوسات مختلف قسم کے سامان' نعمتوں' نفیس و کثیر ہدایا کے بکثرت آمد و رفت کے ذریعے اس کا تقرب ڈھونڈتا ہے اور اسی اثناء میں دوسرا شخص بہت ہی ظلم و زبردستی کے ذریعے قسم قسم کی اہانت اور ضرر رسانی کے ساتھ اس سے وہ چیزیں لے لے تو چاہئے کہ اس کا نفس نہ تو پہلی صورت میں خوش اور احسان مند ہو اور نہ اس موذی سے رنجیدہ ہو یہ دونوں صورتیں اس کے نزدیک مساوی ہوں۔

اے عارف۔ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔

ترجمہ۔ "تو دنیا میں اس طرح رہ گویا تو مسافر ہے یا راستہ چلنے والا ہے" مومن کو چاہئے کہ جب اپنے گھر میں آئے تو قبر کو اپنی قرار گاہ فرض کرے اور یقین کرے کہ اس کے بعد اس جگہ سے نکلنا ہو یا نہ ہو اور جب گھر سے باہر آئے تو یہ یقین رکھے کہ دوبارہ گھر میں داخلہ ہو گا یا نہیں۔

اے عارف۔ بندہ کو اللہ تعالیٰ واحد سے کتنا بھی درجہ قرب اور مرتبہ محبت حاصل ہو اس کے ذمہ سے حضرت باری تعالیٰ کی عبادت ذرہ بھر بھی ساقط نہ ہو گی خبردار ہو کہ اللہ تعالیٰ کا قرب اور بلند درجہ کے باوجود انبیاء علیہ السلام کے ذمہ امر و نہی کرنا دوسرے لوگوں سے زیادہ لازمی و ضروری تھا ساقط نہیں ہوا۔ کسی ولی اور کسی اور سے یہ (عبادت امر و نہی) کی پابندی میں کمی یا بچنا کیسے ممکن ہے "اللہ تبارک و تعالیٰ و تقدس فرماتے ہیں۔"

ترجمہ۔ "اپنے رب کی عبادت کرتے رہو یہاں تک کہ تمہیں موت آجائے"

(سورہ حجر ۱۵۔ آیت ۹۹)

اے عارف جب تو نے ایمان اور رحمٰن کی معرفت کی نعمت حاصل کر لی ہے تو الحمدللہ اس بزرگ و برتر نعمت کے شکر ادا کرنے میں ہمیشہ مشغول رہ ہے اور اس نعمت کو زائل کرنے والے اور اس کی ناشکری کرنے سے لرزاں و خوف زدہ رہے۔ "اللہ تعالیٰ اس بات سے پناہ میں رکھے۔" کفر جو کہ حق کو چھپانا اور شرک جو کہ دوسروں کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنانا ہے اس دلیل کے سبب کہ "ان سب کے لئے دوزخ کی آگ ہے اور یہ لوگ دوزخی ہیں" (شرک و کفر کرنے سے) خائف' لرزاں اور دور رہے۔

اے عارف سالکین کے طریقوں کی ابتداء اور مریدوں کی سعادت کی کنجی توبہ ہے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے۔

"گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہو جاتا ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔" توبہ کی حقیقت اور اس کے معنی ہیں "دوری کے راستہ سے قرب کے راستہ کی طرف لوٹنا۔"

اے عارف تو جان لے کہ حال ایک نازل ہونے والی چیز ہے اس کا نزول مومن بندہ کے صاف و سلیم قلب پر ہوتا ہے بقول فرمان باری تعالیٰ "جس دن (یوم قیامت) مال اور اولاد نفع نہیں دے گی مگر جو اللہ کے پاس پاک دل لے کر آیا۔" (سورہ شعرا ۲۶ آیت ۸۹)

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

ترجمہ۔ "وہ دن ہے کہ جس میں سچوں کو ان کا سچ ہی کام آئے گا۔" (سورہ مائدہ آیت ۱۱۹)

لیکن دائمی نیت اور احوال و کیفیات اللہ تبارک و تعالیٰ کی عطا کردہ ہوتی ہیں اور مقامات طالب کے کسب کا نتیجہ کہ اپنی کوشش' توجہ' ریاضات کی کثرت۔ مجاہدات بری عادتوں سے بچنے اور عمدہ عادتوں کو اختیار کرنے کے سبب درجہ بدرجہ ترقی کر کے کمال و شرف کے مرتبہ پر پہنچ جاتا ہے۔ لیکن اس کے درمیان میں سالک کو اول وجد ہوتا ہے جو کہ مقدمہ (اول' شروع' ابتداء) کشف کا ہے اور کشف معرفت کا مقدمہ ہے اور معرفت مشاہدہ کا مقدمہ ہے جو کہ غیب (اللہ تعالیٰ) کی عنایات میں سے ہے اور جس وقت حجابات (پردے) دور ہو جاتے

ہیں تو مشاہدہ عین معائنہ ہو جاتا ہے۔

اے عارف ایک پرندہ جس کے ساتھ بھاری وزن بندھا ہوا ہو تو وہ نہیں اڑ سکتا ہے۔ وہ سالک کہ جس کے تعلقات بہت ہوں وہ کس طرح فنافی اللہ کے بیابان کی فضا میں پرواز (ترقی) کریگا اور اپنا قدم طلب کے میدان میں کھولے گا یعنی طلب معرفت حق نہ کر سکے گا۔

اے عارف۔ وہ عارف نہیں ہے جو کہ علم و معرفت کو دنیا داروں کے سامنے پیش کرے اگر لوگ عارف کے نور کو دیکھیں تو اس میں جل جائیں اور اگر عارف نور وجود (باری تعالیٰ) کے نور کو دیکھے تو وہ اس میں جل جائے عارف حق کو حق کے ذریعہ پہچانتا ہے اور عالم حق کو دلیل کے ذریعہ جانتا ہے۔ صاحب وجد دونوں (عارف و عالم) سے مستغنی (بے پرواہ) ہوتا ہے۔

اے عارف۔ شیطان لعین ہر صبح کو عارف سے کہتا ہے کہ آج کیا کھائے گا وہ جواب میں کہتا ہے کہ موت پھر کہتا ہے کہ کیا پہنے گا وہ جواب میں کہتا ہے کہ کفن پھر کہتا ہے کہ کہاں قیام کرے گا وہ جواب دیتا ہے کہ قبر میں۔

اے عارف۔ کلام مجید اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مشائخ (اولیاء کرام) کے کلام کا سننا توفیق (زیادتی۔ شوق) کا موجب' قلب کی رقت و نرمی کا سبب' ماسوا اللہ (اللہ کے علاوہ) سے نفرت دلانے کا باعث اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی ترغیب دلاتا ہے۔ مشائخ کے کلام سے (مندرجہ ذیل ہے)

منہا:(۱) جب تک تو فقر (تنگ دستی) سے خوف زدہ رہے گا اس وقت تک تو منافق ہو گا۔

منہا:(۲) جو شخص درویشوں کے مقابلہ میں مالدار لوگوں کی صحبت اختیار کرتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ دل کی موت میں مبتلا کر دیتے ہیں یعنی اس کا دل مردہ ہو جاتا ہے۔

منہا:(۳) ادب احرار کا زیور ہے۔

منہا:(۴) معرفت کا طریق (کل کا کل) اس سچائی کی معرفت ہے کہ اللہ تعالیٰ کا محتاج ہے۔

منہا:(۵) حق کی معرفت کا راستہ دور ہے اور حق کے ساتھ سیر بہت دشوار ہے۔

منہا:(۶) بندہ کے حق کے ساتھ وصال کی ابتداء ہجر سے ہوتی ہے۔

منہا:(۷) اولیاء کی تین علامتیں ہیں (۱) بلند مرتبہ ہونے کے باوجود تواضع و انکساری اختیار کرنا' (۲) قدرت ہوتے ہوئے زہد و پرہیز گاری اختیار کرنا اور (۳) قوت و طاقت کی موجودگی میں انصاف کرنا۔

منہا:(۸) جب تو مرید کو دیکھے کہ وہ دنیا کی طلب میں زیادتی کرتا ہے تو یہ بد بختی اور اس کی ذلت کی نشانی ہے۔

منہا:(۹) عبودیت کا صاف کرنا (دل سے خارج کرنا) محبوبیت کا ثابت کرنا اور ربوبیت کا انکار کرنا ہے۔"

منہا:(۱۰) انسان کو ہلاک کرنے والی دو چیزیں ہیں (۱) فرض (عبادت) کو ترک کرکے نفل عبادت میں مشغول ہونا اور (۲) بغیر دل کی موافقت کے اعضاء سے (نیک) عمل کرنا۔

منہا:(۱۱) ولی وہ ہے کہ جو اولیاء اللہ سے دوستی رکھتا ہے اور اس (اللہ) کے دشمنوں سے دشمنی رکھتا ہے۔

منہا:(۱۲) معرفت کی تعریف نفسوں سے مجرد ہونا اور باعزت اور حقیر بنانے والے امور میں ان کی تدبیر کرنا ہے یعنی ان لوگوں کے حیلوں و تدبیروں سے پرہیز کرنا ہے۔

منہا:(۱۳) توحید (باری تعالیٰ) یہ ہے کہ تیرے دل میں اس (اللہ) کے سوائے کسی کا خیال نہ آئے۔

منہا:(۱۴) بھوکا رہنا زاہدوں کی غذا ہے اور اللہ کا ذکر کرنا عارفوں کی غذا ہے۔

منہا:(۱۵) اجنبی ہے وہ شخص جو اپنے ہم جنسوں کی صحبت میں ہے (یعنی عابد و زاہد لوگوں کی صحبت سے دور رہنے والا ان کے فیض سے نادار د محروم ہے)

منہا:(۱۶) جو شخص اللہ کے علاوہ کسی اور چیز سے عزت حاصل کرتا ہے وہ عزت میں ہوتے

ہوئے ذلیل ہوتا ہے۔

منہا:(۱۷) باری تعالیٰ کی اطاعت کرنے والوں کا اپنی اطاعت کے سبب گناہ گاروں کے مقابلہ میں تکبر کرنا ہے ان کے اپنے گناہوں سے زیادہ برا اور ان کو نقصان پہنچانے والا ہے۔

منہا:(۱۸) سب سے کٹ کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونے والے کی حقیقی علامت یہ ہے کہ اس پر کوئی ایسی حالت وارد نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بے پروا کردے۔

منہا:(۱۹) دنیا میں اپنے بدن کے ساتھ رہ اور آخرت میں اپنے دل کے ساتھ رہ یعنی بدن کو دنیا کے کام میں مشغول رکھے لیکن دل میں آخرت کے انجام کو یاد رکھے۔

منہا:(۲۰) اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا قلب میں حقیقی طور پر جاننا اور موجود ہونا ہی معرفت ہے۔

منہا:(۲۱) جس نے (گناہوں سے) مغفرت طلب کی لیکن وہ ہمیشہ گناہ کرتا رہا تو ایسے شخص کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس پر توبہ وانابت کو حرام کردیا ہے یعنی ایسے شخص کو توبہ کی توفیق نہیں ہوتی ہے۔

منہا:(۲۲) متضاد افراد کے ساتھ زندگی گزارنا قید خانوں کا تنگ ہونا ہے۔

منہا:(۲۳) ہروہ شخص جو اپنے (نیک) عمل کو ظاہر کرتا ہے وہ ریاکار و مکار ہے اور وہ شخص جو اپنے حال وکیفیت کو ظاہر کرتا ہے وہ مدعی (اپنی پارسائی کا دعویٰ کرنے والا) ہے۔ عاصی یعنی گناہ گار مدعی سے بہتر ہے۔

منہا:(۲۴) جو شخص اپنی خواہش کے اختیار سے کرامت کا اظہار کرتا ہے وہ شخص مدعی (ولایت کا دعویٰ کرنے والا) ہے اور جس شخص سے بغیر اس کی خواہش کے کرامت ظاہر ہو وہ ولی ہے۔

منہا:(۲۵) دنیا وہ ہے جو تجھ کو اللہ تعالیٰ سے محجوب کردے۔

منہا:(۲۶) بسا اوقات خاموشی کلام کرنے سے زیادہ بلیغ ہوتی ہے۔

منہا:(۲۷) جس شخص نے اپنے نفس کی عزت کی تو بیشک اس شخص پر اس کا خون بہا (جرمانہ) بھی ہوتا ہے۔

منہا:(۲۸) بیشک اللہ تعالیٰ کے بغیر وحشت وپریشانی کے سوا کچھ نہیں ہے۔

منہا:(۲۹) خبردار اے لوگو انسان کی آفت سے بچو۔

منہا:(۳۰) شیخ زاہد کامل وہ ہے جو کہ فتویٰ (حکم شریعت) پر عمل کرتا ہے ورنہ خوف ہے کہ وہ (فتویٰ) وسوسہ یا وہم یا جن سے منسوب خیال ہے۔

منہا:(۳۱) جس شخص کے لئے خدائے تعالیٰ کی عطا ومنع (دینا یا نہ دینا) یکساں ہو (اور وہ ایسا خیال کرے) تو وہ اللہ کی حد درجہ محبت میں پہنچا ہوا ہے۔

منہا:(۳۲) دین کی اصل حلم (بردباری) ہے اور حلم کی اصل صبر ہے۔ حضرت ابو یزید بسطامی (م ۲۶۱ھ) قدس سرہ اپنی موت کے وقت روتے تھے اور کہتے تھے کہ میں تین خطرات کے درمیان اپنی زندگی میں رہا ہوں۔ گناہوں کے درمیان رہا ہوں جن کے بارے میں معلوم نہیں کہ معاف ہوئے یا نہیں۔ طاعت وفرماں برداری کے درمیان رہا ہوں اور نہیں جانتا کہ وہ قبول ہوئی ہے یا نہیں۔ بادشاہ (اللہ تعالیٰ) کے قرب کے شرف کے درمیان رہا ہوں لیکن میں نہیں جانتا کہ وہ بادشاہ (اللہ تعالیٰ) مجھے قبول کرکے اپنے پاس بلائے گا یا دھتکار دے گا۔

منہا:(۳۳) جنابہ رابعہ عدویہ قدس سرہا حضرت حسن بصری (م ۱۱۰ھ) قدس سرہ کی ہم عصر تھیں۔ ایک دفعہ حضرت حسن کو تین چیزیں روانہ کیں (۱) موم کا ٹکڑا، (۲) سوئی اور (۳) ایک بال۔ یعنی موم کی طرح ملائم ہو خود کو (موم بتی کی طرح) جلا اور دنیا کو منور رکھ اور سوئی کی طرح خود ننگی رہ اور دوسروں کے پیوند (تعلقات) کو حق سبحانہ تعالیٰ کے لئے جوڑ اور بال کی طرح باریک اور حاضر رہ۔

منہا:(۳۴) عارف وہ ہے جو ایک ایسے دل کی خواہش کرے جب اس کو دے دیا جائے تو دل کو خداوند تعالیٰ کو دے دے اور اس کے سپرد کردے (اس کے حکم یا مرضی کے تابع

کردے) تاکہ اس کی قبضہ قدرت میں وہ محفوظ رہے اور اس کا بھید مخلوق سے پوشیدہ ہو۔

منہا: (۳۵) معرفت کا نتیجہ یا پھل خداوند تعالیٰ کی طرف اپنی توجہ کو قائم رکھتا ہے۔

منہا: (۳۶) حق سبحانہ تعالیٰ بندہ سے اس وقت راضی ہوتا ہے جب کہ وہ نعمت کی طرح تکلیف یا آزمائش پر شاکر ہوتا ہے۔

منہا: (۳۷) سالک جب گھر میں آتا ہے تو غفار (اللہ) کی کاریگری کو ملاحظہ کرتا ہے اور جب گھر سے باہر آتا ہے تو جبار کی کاریگری کو ملاحظہ کرتا ہے۔

منہا: (۳۸) صانع (خالق۔ اللہ) کے مشاہدہ کی مشغولیت نے مجھے مصنوع (مخلوق) کے مشاہدہ سے باز رکھا۔

منہا: (۳۹) خدا کا شکر ہے کہ انا ربکم الاعلیٰ (میں تمہارا سب سے برتر رب ہوں۔ سورہ النزعات آیتہ ۲۴) کا دعویٰ کسی عورت سے سرزد نہ ہوا۔

ایک دفعہ اس (حضرت رابعہ عدویہ قدس سرہا) کو سخت بیماری لاحق ہوئی حضرت حسن و مالک و شفیق ان کی عیادت کو آئے اور ان سے بیماری کا سبب معلوم کیا۔ انہوں نے کہا "میں نے جنت کی طرف نظر کی (اس کو طلب کیا) تو میرے رب نے مجھے تنبیہہ کی" اور یہ بیماری اس دوست (اللہ تعالیٰ) کی ناراضگی کے سبب سے ہے۔ حسن نے کہا کہ "جو شخص اپنے آقا کی طرف سے تکلیف پہنچنے پر صبر نہیں کرتا وہ اپنے دعویٰ (محبت) میں سچا نہیں ہے۔" رابعہ نے کہا کہ اس جملہ سے منی (خود پرستی) کی بو آتی ہے۔ شفیق نے کہا کہ "جو اپنے آقا کی طرف سے تکلیف پہنچنے پر شکر ادا نہیں کرتا وہ اپنے دعویٰ (محبت) میں سچا نہیں ہے۔" رابعہ نے کہا اس سے بہتر کلام ہونا چاہیے۔ مالک نے کہا کہ "جو کہ اپنے آقا کی طرف سے تکلیف پہنچنے پر اس سے لذت حاصل نہیں کرتا وہ اپنے دعویٰ (محبت) میں سچا نہیں ہے۔" رابعہ نے کہا اس سے بھی بہتر کلام ہونا چاہیے۔ ان لوگوں نے رابعہ سے کہا کہ تم ہی بتاؤ رابعہ نے کہا "جو لوگ مشاہدہ مولا (اللہ تعالیٰ) کے وقت تکلیف کے غم کو نہیں بھولتے وہ لوگ اپنے

دعویٰ (محبت) میں سچے نہیں ہیں" اور مزید فرمایا کہ مخلوق کے مشاہدہ کی حالت میں عو۔ نے زخم کی تکلیف نہیں پائی اگر مخلوق مشاہدہ حق کی حالت میں اس صفت کو حاصل کرے تو کوئی بعید و دشوار نہیں ہے۔ اس نے مزید کہا کہ "(اے اللہ) ہم کو جو کچھ دنیا میں دینا ہے وہ اپنے دشمنوں کو دے اور عقبیٰ (آخرت) میں جو کچھ دینا ہماری قسمت میں لکھا ہے وہ اپنے دوستوں کو دے کہ ہم کو یہ دنیا میں بھی اور عقبیٰ میں بھی کافی ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ "اے خداوند تعالیٰ اگر میں تیری عبادت تیرے خوف کی وجہ سے کرتی ہوں تو مجھے دوزخ میں جلا اور اگر میری عبادت بہشت کی امید پر ہے تو بہشت کو میرے اوپر حرام کر اور اگر میری عبادت تیرے جمال کی دیدار کی خاطر ہے تو اس کو مجھ سے مت روک۔"

منہا: (۴۰) اے رب میرے دل کو حاضر رکھ یا میری نماز کو بغیر حضوری دل کے قبول فرما۔

کہتے ہیں کہ جب آپ (حضرت رابعہؒ) کے دنیا سے رحلت کا وقت آیا تو بزرگ حضرت آپ کے سرہانے موجود تھے۔ آپ نے فرمایا کہ اٹھ جاؤ اور اللہ کے بھیجے ہوئے فرشتوں کے لئے جگہ کو خالی کردو۔ جب وہ لوگ باہر چلے گئے اور دروازہ کو بند کردیا۔ ان لوگوں نے ایک آواز سنی کہ۔

ترجمہ: "اے نفس مطمئنہ اپنے رب کی طرف آ کہ تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی ہے۔" (سورہ الفجر آیتہ ۲۷'۸)

کچھ دیر بعد جب دروازہ کھولا تو دیکھا کہ آپ نے اپنی جان محبوب یعنی اللہ تعالیٰ کے سپرد کردی تھی اور اپنے چہرہ کو زمین پر رکھا ہوا تھا۔ اس رات ان کو لوگوں نے خواب میں دیکھا اور دریافت کیا کہ اپنا حال بتائیے کہ منکر و نکیر سے معاملہ کس طرح پورا ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ جب فرشتے قبر میں داخل ہوئے اور کہا کہ "تیرا رب کون ہے" میں نے جواب دیا کہ واپس جاؤ اور میرے خدا سے کہو کہ تو نے ہزاروں مردوں کے مجمع میں ایک بوڑھیا عورت کو فراموش نہ کیا تو میں جبکہ تیرے سوا کسی سے تعلق نہیں رکھتی کیوں کر تجھ کو فراموش کرسکتی

ہوں کہ تو یہ دریافت کرائے کہ تیرا خدا کون ہے۔

اے عارف۔ بنی آدم کے عجائبات میں سے یہ ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے خود رزق وروزی کے بارے میں فرمایا ہے۔

ترجمہ : "اور زمین پر کوئی چلنے والا نہیں مگر اس کی روزی اللہ پر ہے۔"

(سورہ ہود آیت ۶)

اللہ تعالیٰ خود ان لوگوں کے رزق کا کفیل ہے لیکن آدمی اپنے آپ کو مشقتوں میں ڈالتا ہے اور آخرت کے درجات کے لئے کوشش نہیں کرتا ہے حالانکہ وہ لوگ جانتے ہیں کہ وہ نیک عمل کے بغیر آخرت کے درجات سے محروم ہیں۔

اے عارف۔ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث کو غور سے سنو۔ "خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔"

اپنی دنیا کے لئے اس میں قیام کے بقدر محنت کرو اور اپنی آخرت کے لئے وہاں باقی رہنے کے بقدر عمل کرو اور اللہ تعالیٰ کے لئے اس قدر عمل کرو جس قدر تمہیں اس کی طرف احتیاج ہے اور آگ کے لئے اس قدر عمل کرو جس قدر تم صبر کر سکو (یعنی آتش دوزخ سے بچنے کے لئے حتی المقدور کوشش کرو۔)

اے عارف۔ بندگی وعبودیت تین چیزوں میں ہے اول روشن شریعت کے احکام کی حفاظت کرنا یعنی ان پر عمل کرنا اور کرانا' دوم۔ خدا کے فیصلے پر راضی رہنا' سوم۔ اپنے اختیار اور اپنی خواہش کو ترک کرنا اور حق تعالیٰ سبحانہ کی خواہش پر خوش ہونا۔

اے عارف۔ مرشد وہ ہے جو مخلوق کو دنیا سے آخرت یا گناہ سے اطاعت وفرمانبرداری' حرص سے زہد وپارسائی' بخل سے سخاوت۔ کبر سے تواضع وانکساری' غفلت سے آگاہی اور غرور وپندار گھٹے پرہیزگاری کی طرف راستہ دکھائے اور آخرت کا دوست اور دنیا کا دشمن بنائے اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر مغرور نہ بنائے ، خدا ترسی کا علم سکھلائے۔

اے عارف۔ حضرت فضیل عیاض (م۔ ۱۸۷ھ) قدس سرہ نے ایک روز اپنے بیٹے سے دوستی ومحبت ظاہر کرتے تھے۔ ان کے بیٹے نے ان سے کہا کہ اے ابا جان آپ مجھے دوست رکھتے ہیں انہوں نے جواب دیا کہ ہاں پھر کہا کہ خدا کو مانتے ہیں انہوں نے جواب دیا کہ ہاں تو بیٹے نے کہا کہ آپ کے کتنے دل ہیں انہوں نے جواب دیا کہ ایک ہے (بیٹے نے) کہا کہ ایک دل کے ساتھ دو دوست کس طرح رکھ سکتے ہیں۔ جیسے کہ ایک ہی طرف پانی بھی ہے اور آگ بھی ہے حضرت فضیل رحمتہ اللہ علیہ نے جان لیا کہ غیب اور غیرت حق کی طرف سے تنبیہ ہے اور اپنے سر اور چہرہ کو زمین پر مارنے لگے فرزند کو گود سے نیچے اتارا اور اسی حالت میں جان جاناں یعنی اللہ کے سپرد کردی یعنی فوت ہو گئے۔

اے عارف۔ مرد (سالک) کے لئے خدائے تعالیٰ کی عطا ومنع یعنی دینا اور نہ دینا یکساں احساس ہونا چاہئے۔ ایسا شخص حد درجہ محبت خداوندی کا حامل ہوتا ہے۔

اے عارف۔ سفیان ثوری (م ۱۶۱ھ) رحمتہ اللہ علیہ ایک رات کو حضرت فضیل رحمتہ اللہ علیہ کے پاس آئے۔ انہوں نے آیات کلام اللہ۔ اخبار (احادیث) اور آثار (مشائخ کے احوال) بیان کئے حضرت سفیان رحمتہ اللہ علیہ نے کہا کہ آج کی رات کیسی مبارک تھی۔ حضرت فضیل رحمتہ اللہ علیہ نے کہا کہ آج کی رات کیسی بری تھی اور آج کی صحبت بھی بری تھی۔ سفیان رحمتہ اللہ علیہ نے کہا کہ ایسا کیوں کہتے ہیں انہوں نے جواب دیا کہ اس وجہ سے کہ تم ساری رات اس خیال میں تھے کہ ایسی بات کہو جو مجھے اچھی لگے اور میں بھی اس خیال میں تھا کہ ایسا جواب دوں جو آپ کو بھلا لگے۔ ہم دونوں اس گفتگو میں ذکر خدا سے باز رہے۔ ہم (نیک) صحبت سے اور گوشہ نشینی سے بھی محروم رہے۔

اے عارف۔ انہوں نے (حضرت فضیل رحمتہ اللہ علیہ) نے کہا کہ آگاہ رہو "ایسی جگہ پر رہ کہ کوئی تجھے نہ دیکھے اور تو بھی کسی کو نہ جانے" اور وہ کہتے تھے۔ بڑی احسان مندی کے طور پر میں چاہتا ہوں کہ کوئی میرے پاس سے گزرے اور مجھے سلام نہ کرے اور جب میں

بیمار ہو جاؤں تو میری عیادت کو نہ آئے۔ جب رات آتی تو خوشی ہوتی کہ مجھے تفرقہ اور حق سبحانہ تعالیٰ کے ساتھ خلوت نصیب ہوگی جب صبح ہوتی تو دیدار خلق کی ناگواری کے باعث غمگین ہو جائے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ لوگ آئیں اور مجھ کو تشویش پہنچائیں۔

آپ مزید فرماتے تھے کہ جس کو مخلوق کے ساتھ انس و محبت ہے وہ سلامتی سے دور ہے۔ آپ مزید فرماتے تھے کہ سب برائیوں کی کنجی دنیا کی محبت ہے اور سب نیکیوں کی کنجی (چابی) دنیا کو ترک کرنا ہے۔

وہ (حضرت فضیل قدس سرہ) فرماتے تھے کہ بہت سے لوگ بیت الخلاء میں جاتے ہیں اور پاک وصاف واپس آتے ہیں اور بہت لوگ کعبہ شریف جاتے ہیں اور وہاں سے پلید (ناپاک۔ گناہ گار) واپس آتے ہیں۔ دو چیزیں دل کو فاسد کرتی ہیں بہت زیادہ کھانا اور بہت سونا۔

اے عارف۔ حضرت ابو تراب بخشی (م۔ ۲۴۵ھ) قدس سرہ (مرید بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ) نے فرمایا کہ ایک تاریک رات میں میں تنہا ایک جنگل میں تھا یکایک ایک سوار نمودار ہوا۔ میں نے اس سے کہا کہ تو جن یا پری ہے اس نے پوچھا کہ تو مسلمان ہے یا کافر میں نے کہا کہ میں مسلمان ہوں۔ اس نے جواب میں کہا کہ "مسلمان سوائے خدا کے کسی سے نہیں ڈرتا ہے۔" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اس سے ہر چیز خوف کھاتی ہے۔" میرے دل سے خوف جاتا رہا اور میں نے جان لیا کہ یہ حق تعالیٰ کی جانب سے تنبیہہ ہے۔

اے عارف۔ حضرت یحیٰ رازی رحمتہ اللہ علیہ (یحیٰ بن معاذ رازی۔ م ۲۵۸ھ) کا ایک بھائی تھا جو کہ مکہ معظمہ جا کر وہاں مجاور ہو گیا تھا۔ اس نے حضرت یحیٰ کو ایک خط لکھا جس میں تحریر تھا کہ مجھے تین چیز کی آرزو تھی کہ ان کے پورا ہونے کے قریب پہنچ گیا۔ پہلی یہ تھی کہ آخر عمر میں ایسے بقاع (گھر) میں رہوں جو کہ سب سے زیادہ فضیلت والا گھر ہو دوسری یہ

کہ ایک خادمہ ہو جو میری خدمت کرے جو مجھے میسر ہو گئی تیسری خواہش یہ ہے کہ مرنے سے پہلے تیری زیارت کروں۔ حضرت یحیٰؒ نے جواب میں تحریر فرمایا کہ یہ جو تو نے آرزوئیں کیں ہیں وہ دور کے راستہ وطریقہ سے ہیں' تو نے کہا ہے کہ میں فاضل ترین بقاع میں ہوں کوشش کر کہ فاضل ترین مخلوق میں سے ہو اس لئے کہ بقاع مرد کے وجود سے بزرگی والا ہوتا ہے نہ مرد بقاع کے ذریعہ بزرگی حاصل کرتا ہے اس لئے کہ بہت عرصہ تک حرم شریف میں بت پرست و مشرک لوگ رہتے تھے اور اس مکان شریف نے ان کو کوئی فائدہ نہ دیا یہ جو کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے خادمہ دی ہے تو اگر تو مرد ہوتا تو کسی کی خدمت کی آرزو نہ کرتا کیونکہ مخدوم ہونا اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اور خدمت کرنا بندہ کی صفت ہے اور یہ آرزو بھی باطل ہے اور یہ دماغی خیال فرعون جیسا ہے اور یہ جو لکھا ہے کہ تجھے میری ملاقات کی آرزو ہے تو اگر تیرے دل میں حق تعالیٰ کی محبت ہوتی تو مجھ کو بھول جاتا۔ ہر وہ دل جس میں حق تعالیٰ کی محبت جگہ پکڑ لے اس میں دوسرے کے لئے کوئی جگہ نہیں رہتی ہے۔ اگر تو اس اللہ کو پاتا یعنی اس سے محبت کرتا تو میری ملاقات کا خیال نہ کرتا اور اگر تو نے اس اللہ کی محبت کو نہ پایا ہے تو میری زیارت وملاقات سے تجھے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوگا۔

اے عارف۔ کامل جب آدمی مر جائے تو مردہ کے ہاتھ اور پاؤں کو آگے کھینچنا چاہئے اور سیدھا کرنا چاہئے اور اس کی تھوڑی (داڑھی) کو باندھ دینا چاہئے اس میں حکمت یہ ہے کہ اس (موت) سے قبل بندہ بیچارہ نے بہت تگ ودو کی ہے اب آرام کر اور تو نے بہت کچھ لیا ہے اب رک جا اور تو نے بہت بات چیت کی ہے اب قیامت تک خاموش رہ۔

اے بندہ عارف۔ حضرت شقیق بلخیؒ رحمتہ اللہ علیہ کے ایک بیٹی ایمنہ نام کی تھی۔ ایک روز اس نے خاص طور اپنے باپ سے کہا کہ مجھے ایمنہ کے نام سے نہ پکاریئے ایمن (بے خوف۔ امن) وہ ہوتا ہے جو عذاب حق تعالیٰ سے امن میں ہو اور میں ایسی نہیں ہوں بلکہ چار طرح کے بیم (خوف۔ اندیشہ) میں رہتی ہوں۔ پہلا خوف موت کا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ

نے فرمایا ہے۔

ترجمہ: "ہر متنفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔" (سورہ ۲۱ الانبیاء۔ آیت ۳۴) یعنی ہر روح والے کو موت کے شربت کا مزہ چکھنے سے چارہ نہیں ہے۔

دوسرا خوف گناہ کا ہے جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے۔

ترجمہ: "ہر شخص اپنے اعمال کے سبب گروی ہے" (سورہ مدثر ۷۴ آیت ۳۸) یعنی ہر جان وتن والا اپنے ہر نیکی وبدی اور نفع ونقصان کے ہر کام کے عوض جو کرتا ہے وہ گروی ہے اور اپنے اس عمل کی جزا وہ پائے گا۔

تیسرا خوف دشمن کا ہے کیونکہ حق تعالیٰ فرماتا ہے۔

ترجمہ: "کیونکہ وہ (شیطان) تمہارا صریح دشمن ہے۔" (سورہ بقرہ ۲ آیت ۲۰۸) یعنی اے مومن بندو یقیناً شیطان لعین تمہارا دشمن ہے۔

چوتھا خوف آخرت کا ہے کہ کیسا معاملہ وانجام ہوگا۔

ترجمہ: "اور میں نہیں جانتا/جانتی کہ (قیامت میں) میرے ساتھ اور تمہارے ساتھ کیا اور کیسا معاملہ ہوگا" یعنی میں نہیں جانتی کہ عاقبت حال میرے ساتھ کس طرح ہوگی اور نہ تم جانتے ہو کہ آخر دم کیا واقعہ ہوگا اور یہ کہہ کہ اپنی جان حق (اللہ تعالیٰ) کے سپرد کردی۔

اے عارف سالک۔ مصراع سنو ۔

بگوش ہوش بجاں گیر پند را (اے جاّن)

ترجمہ: "اے میری جان ہوش مندی کے ساتھ نصیحت کو قبول کر"

اس معدن حقائق و قاطع' علائق وفائق اور اس مہبط انوار رحمانی اور کاشف اسرار سبحانی یعنی ہمارے شیخ ومقتدا مولانا وہادینا حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی طاب ثراہ وجعل الجنتہ مثواہ کو حرمین شریفین (اللہ تعالیٰ ان دونوں کی شہرت وتعظیم کو زیادہ کرے) کی زیارت کی خواہش کا غلبہ ہوا اور اس احقر الکاملین وتراب اقدام السالکین (حضرت عارف' ریوگری

رحمتہ اللہ علیہ) کو اپنے معدن شرافت بقعہ (خانقاہ غجدوان) میں اپنے نائب کے طور پر مقیم کر کے اجازت عطا فرمائی اور خود ذات بابرکات بخارا سے باہر تشریف لے گئے تھے۔

اسی زمانے میں ایک (مجذوبہ) عورت تھی جس کا نام عائشہ دیوانی مشہور تھا اپنے بال اور چہرے کو کھلا رکھتی تھی یعنی بے پردہ رہتی تھی لوگوں نے اکثر اس سے اپنے ستر کو پوشیدہ رکھنے کے لئے کہا جس پر وہ جواب دیتی تھی کہ آج کل اس شہر (بخارا) میں کون مرد ہے کہ جس سے اپنے ستر کو چھپانا میرے لئے ضروری ہو۔ ایک روز ایک نان بائی صبح کے وقت اپنے تنور میں آگ جلا کر اور گرم کر کے چاہتا تھا اس میں اپنی روٹی پکائے۔ یکایک وہ دیوانی عورت بے اختیار پروانہ کی طرح اس جلتے تنور میں داخل ہوگئی اور اس میں بیٹھ کر نان بائی سے کہا کہ تنور کا منہ بند کردے کہ اس وقت خدا کے بندوں میں سے ایک مرد بخارا میں آگیا ہے مجھے ستر عورت یعنی پردہ ضروری ہوگیا ہے۔ اس مرد نان بائی کو خوف ہوا اور تعجب میں پڑگیا۔

عائشہ نے کہا کہ کپڑے لاؤ تاکہ میں ان کو پہن کر باہر آؤں وہ مرد نیک بخت اپنے گھر گیا اور پیراہن (کپڑے) لایا اور عائشہ ان کو پہن کر تنور سے باہر آئی اس کے جسم کے کسی ایک بال کو بھی ہرج یا نقصان نہیں ہوا تھا۔ اس مرد نے جب اس کی یہ کرامت دیکھی تو اس کا گرویدہ ہو کر اس کے قدموں میں گر پڑا اور اس بھید کی حقیقت کے بارے میں سوال کیا۔ عائشہ نے فرمایا کہ تین سال قبل وہ مخلوق کے مرشد اور ظاہر وباطن یکساں رکھنے والے یعنی شیخنا و مولانا حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمتہ اللہ علیہ حج کے لئے تشریف لے گئے تھے آج واپسی پر انہوں نے صبح کے اول وقت دریائے جیحون کو پار کیا ہے۔ اسی وجہ سے میں نے اپنے کو پوشیدہ یعنی مناسب لباس میں کیا ہے۔ اب میں چاہتی ہوں کہ اس کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں اگر تو چاہے تو تجھے بھی اس کے پاس لے چلوں اس مرد نان بائی کو توفیق حاصل ہوئی اور وہ عائشہ کے ساتھ اس رئیس اہل طریقت اور اس معدن اسرار حقیقت یعنی حضرت خواجہ قدس اللہ سرہ العزیز کی متبرک صحبت میں پہنچے۔ خواجہ رحمتہ اللہ علیہ نے اٹھ کر

اس مجنونہ کی تعظیم کی اور اس مرد نے بھی ارادت (بیعت) توجہ ' سبق دل وذکر قلب ان حضرت سے حاصل کرکے آخرت کے کام (نجات آخروی) میں کوشش کی اور حق تعالیٰ جل ذکرہ کے جملہ سالکوں میں شامل ہوگیا۔

اے عارف سالک۔ حضرت خواجہ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو شخص تین چیزوں کو بہت پسند کرتا ہے۔ وہ اس کو دوزخ میں لے جائیں گی۔ اول وہ جو لذیذ کھانے پسند کرتا ہے ' دوم وہ جو نفیس لباس پہنتا ہے ' تیسرے وہ جو فقیروں کے مقابلہ میں مالداروں کو دوست رکھتا ہے اس وجہ سے کہ یہ تینوں کام نفس کی مراد اور خیر خواہی کے سبب ہوتے ہیں۔

اے عارف ناصح۔ ایک روز آپ کے خادم (اللہ تعالیٰ فتوحات کو بڑھائے) نے حضرت خواجہ رحمتہ اللہ علیہ سے سوال کیا کہ فراغت دل کس چیز میں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ فراغت دل اور اس کا تصفیہ (صاف وپاک) ہونا اس بات میں ہے کہ دنیا دار لوگ چاہے وہ کتنے ہی مالدار وصاحب مرتبہ وجاہ ہوں ان کے وجود وعدم (ہونے یا نہ ہونے) کا دل میں ذرہ بھر بھی اثر نہ ہو۔

حضرت باری تعالیٰ کے معارف کے طالب بندہ نے حضرت شیخنا ومولانا کے بصیرت کے واقعات جو دیکھے ہیں ان میں بعض کو بیان کرتا ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ عاشورہ کے دن ایک بڑی جماعت حاضر تھی اور حضرت خواجہ رحمتہ اللہ علیہ ان کے روبرو علم ومعرفت کے بارے میں کچھ ارشاد فرما رہے تھے۔ اتنے میں ایک شخص زاہدوں کی سی صورت سالکوں کا خرقہ پہنے اور جانماز کاندھے پر ڈالے آیا اور ایک کونہ میں بیٹھ گیا۔ ایک ساعت کے بعد اٹھا اور اس نے کہا کہ (حدیث میں آیا ہے)

ترجمہ : "ڈرو مومن کی فراست سے کہ وہ خدا کے نور سے دیکھتا ہے۔"

اس حدیث کا مطلب کیا ہے۔ خواجہ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس حدیث کا سر (مطلب) یہ ہے کہ تو زنار کاٹ ڈال اور ایمان لے آ۔ اس مرد نے کہا کہ اللہ کی پناہ اگر

میرے پاس کافروں کا سا زنار ہو۔ خواجہ رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے خادم کو اشارہ کیا۔ خادم اٹھا اور اس نے مرد کے خرقہ کو اس کے بدن سے اتار لیا۔ تو نیچے سے زنار نکلا۔ اس جوان نے زنار کو کاٹ ڈالا اور مسلمان ہوگیا۔ خواجہ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اے دوستو جس طرح اس نے ظاہری زنار کو کاٹ دیا ہے اور ایمان کی دولت سے مشرف ہوا ہم باطنی زنار کو کاٹ دیتے ہیں۔ دوستوں پر عجیب حالت پیدا ہوگی۔ سب لوگوں نے تجرید (خلوت پسندی) توبہ استغفار اور اس کی طرف رجوع کرنے کے لئے کوشش کی۔

خواجہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ اسلام کی بنیاد تین چیزوں پر ہے۔ ہر اطاعت وعبادت جس کو تو بجالائے اس کا علم ہونا چاہئے اور جو علم کہ تو سیکھے اس پر عمل کرنا چاہئے اور ہر عمل جو کرے وہ پورے اخلاص اور صدق کے ساتھ ہونا چاہئے۔

بصیرت کے واقعات میں سے ہے کہ جب حضرت خواجہ (مولانا عبدالخالق غجدوانی (م ۵۵۲ھ) نور اللہ مرقدہ کی عمر آخر ہوئی۔ بعض اصحاب حضرت خواجہ کے سرہانے موجود تھے نیک عمل کرنے کی وصیت کی اور فرمایا کہ اے میرے دوستو تم کو خاص طور سے بشارت ہو کہ حق تعالیٰ کی طرف سے یہ بشارت ملی ہے کہ جو کوئی اس راہ روشن (طریقہ بسلسلہ نقشبندیہ) پر ہوگا میں نے ان سب کو بخش دیا۔ کوشش کرو کہ اس راہ (طریقہ) پر چلو اور اس طریقہ سے دور نہ ہوجاؤ۔ کچھ دیر بعد غیب سے آواز آئی۔

ترجمہ : "اے نفس مطمئنہ اپنے رب کی طرف آ کہ تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی ہے۔" (سورہ الفجر ۸۹ آیت ۲۷-۲۸)

(بعد وفات) ہم نے کفن کا سامان کیا۔ آپ کی نعش مبارک کے دفن تک آپ نور اللہ مرقدہ کے دل مبارک سے ہم لفظ اللہ اللہ سنتے تھے۔ جنازہ کے اٹھاتے وقت ہم ایسا محسوس کرتے تھے کہ گویا تابوت میں جسم مبارک نہ تھا۔ جنازہ اٹھانے والے آپس میں پوچھتے تھے کہ اس بات میں کیا حکمت پوشیدہ ہے۔ "اے اللہ ہم کو ہمارے مشائخ اور تمام مومن مرد اور

عورتوں کی بخشش فرما۔"

"ہم اس علاقہ کے قصبہ نور میں تاریخ "نور علی نور" چلہ میں مشغول تھے کہ زبدۃ السالکین و معین الطالبین خواجہ نعیم جو کہ اس وظیفہ میں وہاں مقیم تھے نے درخواست کی کہ چند کلمات متبرکہ (حضرت عبدالخالق غجدوانی رحمتہ اللہ علیہ) کو مختصر طور پر تحریر کئے جائیں تاکہ وہ حاضرین کے لئے انس کا ذریعہ اور نیکوں اور برگزیدہ حضرات کے اعتبار کا باعث ہوں۔ "چنانچہ ہم اس کو ضبط تحریر میں لائے جو کہ طالب کی اہم ضرورت اور اعلیٰ مطلوب ہیں۔" "اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔" (آمین)

مولانا عارف رحمتہ اللہ علیہ کا رسالہ تمام ہوا۔"

قطعہ تاریخ مولانا محمد عارف ریوگری رحمتہ اللہ علیہ

افسوس شد نہاں مہ تاباں بزیر خاک
کلکم سیاہ پوش جگر ریش سینہ چاک
تاریخ بہر رحلت او جستم از قلم
"قطب زماں و عارف باللہ" زد رقم

۶۳۴ھ

ترجمہ : افسوس کہ چمکتا ہوا چاند زمین کے نیچے پوشیدہ ہو گیا اس لئے میرا قلم ماتمی و رنجیدہ جگر کو پارہ پارہ کرنے والا اور سینہ کو چاک کرنے والا ہو گیا۔ میں نے آپ کی وفات کی تاریخ قلم سے تلاش کی تو قلم نے لکھا "قطب زماں عارف باللہ" (جس کے عدد ۶۳۴ھ ہوتے ہیں جو آپ کا سال وفات ہے)

تمام شد

اللہ تعالیٰ کی حمد و شکر ہے کہ بندہ احقر العباد و الصمد خاکی جسد تراب اقدام اقطاب الاحد فقیر شیر محمد نقشبندی معصومی جو کہ خلیفہ مشہور ہے کے دستخط سے نسخہ متبرکہ حضرت خواجہ محمد

عارف ریوگری تاریخ ۹ ماہ ذی الحجہ کو اس اللہ تعالیٰ کے احسان، کمال کرم اور فضل کے سبب سے پورا ہوا۔

غرق رحمت یزداں کسے باد
کہ کاتب رابہ الحمدے کند یاد

ترجمہ۔ وہ شخص رحمت یزداں میں غرق ہو جو کاتب کو الحمد کے ساتھ یاد کرے۔

حضرت مولانا شیر محمد کلاچوی علیہ الرحمتہ نے "عارف نامہ" کی نقل کے بعد مندرجہ ذیل کلمات کو بطور ضمیمہ شامل کیا ہے۔

حضرت جنید بغدادی (م ۲۹۸ھ) رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ دین کا صوفی وہ ہے کہ (۱) جس کے چہرے سے حیا ظاہر ہو۔ (۲) اس کی آنکھوں میں آہ و زاری ہو۔ (۳) اس کی زبان میں شفا ہو۔ (۴) اس کے کلام میں وفا (عہد کا پورا کرنا) ہو۔ (۵) اس کے قلب میں صفائی ہو اور (۶) اس کے ہاتھ میں سخاوت و بخشش ہو۔

شیخ ابو الحسن نوری (م ۲۹۵ھ) نے فرمایا کہ متقی کی چار نشانیاں ہیں۔ (۱) حدود (شرع) کی حفاظت کرنا۔ (۲) کوشش کا صرف کرنا۔ (۳) عہد کا پورا کرنا۔ (۴) جو موجود ہے اس پر قناعت کرنا۔

نیز فرمایا کہ متقی کی چار نشانیاں ہیں اول ان میں احکام شرع کی حفاظت کرنا۔ اس کے بعد جو کچھ ہاتھ آجائے وہ فقیروں اور بیکسوں کے لئے ہو۔

عہد راباوفا کند پیوند
ہرچہ یابد بداں شود خورسند

ترجمہ : "عہد کو وفا کے ساتھ ملائے۔ پھر جو کچھ اس کے پاس ہو اس پر خوش ہو۔"

نقل کیا گیا ہے کہ ایک دن ایک طبیب بازار میں بلند آواز لگا تا تھا کہ میرے پاس ہر درد اور بیماری کی دوا ہے۔ حضرت بایزید بسطامی (م ۲۶۱ھ) رحمتہ اللہ علیہ اس کے پاس سے

گزرے اور پوچھا کہ کیا تیرے پاس گناہوں کی دوا ہے اس نے جواب دیا کہ ہے مگر کڑوی ہے کیا تو اسے پی سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں گناہوں کی بیماری کی زیادتی کی وجہ سے اسے پی سکتا ہوں۔ اس نے کہا کہ جا اور درویشی کی جڑ کو لا اور صبر کے پتے۔ علم کا ہلیلہ اور حلم کا بلیلہ اس پر ڈال اور ان چاروں چیزوں کو معرفت کے ہنہ (کھرل) میں ڈال دے اور توفیق کے ہاتھ سے اس کو کوٹ اور آنکھوں کا پانی یعنی آنسو اس پر چھڑک۔ تواضع کی دیگ میں اس کو چھڑک (ڈال) محبت کے چمچے سے اس کو ہلا۔ شوق کی آگ پر اس کو جوش دے۔ تسلیم کے خرقہ (لباس۔ برتن) میں اس کو پکا اور صدق کے ساتھ اس کو نوش کر۔ خدا کے کرم سے امید ہے کہ گناہوں کی زیادتی سے شفایاب ہوجائے گا۔ (یعنی گناہوں سے معافی کے لئے درویشی، صبر، علم، حلم، معرفت، توفیق، آنسو یا پچھتانا، تواضع، محبت، شوق، تسلیم اور صدق ضروری ہیں)

ظہور خشم بزرگاں تہی زفیض مداں
غبار چہرہ گردوں دلیل باراں است

ترجمہ : "اولیاء اللہ کی ناراضگی کو ظاہر ہونے کو فیض سے خالی مت جان اس لئے کہ آسمان کے چہرہ پر غبار کی موجودگی بارش کے ہونے کی نشاندہی (دلیل) ہے یعنی اللہ والوں کا غصہ بھی فیض کا سبب ہوتا ہے۔"

ہر کہ خواہد ہمنشینی باخدا
گو نشیند در حضور اولیا

ترجمہ : جو شخص خدائے تعالیٰ کے ساتھ ہم نشینی کا خواہش مند ہو اس سے کہو کہ اولیاء اللہ کے پاس بیٹھے۔

من نمی گویم کہ تنہا باش و در صحرا نشیں
ہر کجا خواہی نشیں اما زتن تنہا نشیں

ترجمہ۔ "میں نہیں کہتا ہوں کہ تو تنہا جنگل میں جا کر بیٹھ جا بلکہ جہاں چاہے بیٹھ جا لیکن تن تنہا بیٹھ یعنی یادالٰہی میں رہ کر غیراللہ کا خیال ترک کردے۔"

بزرگ اولیائے کرام نے کہا ہے۔

۱۔ ہر وہ پیر کہ جس کو عقل و دانائی نہیں ہے وہ اس چشمہ آب کی طرح ہے جس میں پانی نہیں ہے۔

۲۔ ہر وہ جوان کہ جس میں ادب نہیں ہے اس باغ کی طرح ہے کہ جس میں پھول نہ ہو۔

۳۔ ہر وہ عالم کہ جس میں تقویٰ نہیں ہے وہ ایک بے لگام گھوڑا ہے۔

۴۔ ہر وہ درویش کہ جس کو معرفت حاصل نہیں ہے اس آنکھ کی طرح کہ جس میں روشنی نہ ہو۔

۵۔ ہر وہ مالدار آدمی کہ جس میں احسان (نیکی۔ سخاوت) نہ ہو اس درخت کی طرح ہے جس میں پھل نہ ہو۔

۶۔ ہر وہ حسین و جمیل آدمی کہ جس میں حیا نہیں ہے اس کھانے کی طرح ہے کہ جس میں نمک نہ ہو۔

۷۔ ہر وہ بادشاہ جس میں عدالت اور انصاف کی خوبی نہ ہو وہ اس ابر کی طرح ہے جو بارش نہ برسائے۔

۸۔ ہر وہ سپاہی کہ جس میں شجاعت و بہادری نہیں ہے اس سوداگر کی طرح ہے کہ جس کے پاس سرمایہ (مال، تجارت) نہ ہو۔

رباعی

ہر کس کہ کمال اولیا را لشناخت
دیں نعمت خاص بے بہا را لشناخت

پس شکر نہ گفت و حب ایشاں نگزید

می داں یقیں کہ او خدا را لشناخت

ترجمہ : ”جس شخص نے اولیا کے کمال کو نہ پہچانا اور اس خاص وبے بہا (انمول) نعمت کو نہیں پہچانا۔ پس اس شخص نے اس نعمت کا شکر ادا نہ کیا اور اولیاء اللہ کی محبت اختیار نہ کی۔ یقین سے جان لو کہ اس نے خدائے تعالیٰ کو نہیں پہچانا۔“

زینہار از ترک دنیا دادگاں دنیا مخواہ

از مزار اہل دل جز دولت عقبیٰ مخواہ

ترجمہ : ”جن لوگوں نے دنیا (کی محبت) کو ترک کردیا ہے ان سے ہرگز دنیا کی خواہش نہ کر۔ اہل دل اولیاء کے مزار پر حاضری کے وقت صرف عقبیٰ (آخرت) کی دولت کے علاوہ اور کسی چیز کی خواہش نہ کر۔“

۱۔ منہا ان (مشائخ کے کلام) سے' آسانی کیلئے منہا کے بعد اقوال کے نمبر دے دیئے ہیں۔ (صفحہ ۱۲)

۲۔ ختلان میں ۷۸۶ھ میں شہید ہوئے۔ (صفحہ ۲۱)

۳۔ حافظ گویہ۔ (صفحہ ۲۲)

نصیحت گوش کن جانا کہ از جان دوست تر دارند

جوانان سعادت مند پند پیر دانا را

ترجمہ : حافظ شاعر فرماتے ہیں ”کہ میری جان نصیحت کو غور سے سن اس وجہ سے کہ سعادت مند نوجوان لوگ عقل مند بزرگ کی نصیحت کو جان سے زیادہ عزیز رکھتے ہیں“ (۲۱)

۴۔ حضرات القدس حصہ اول صفحہ ۱۳۰ اردو ترجمہ مطبوعہ مکتبہ نعمانیہ سیالکوٹ۔ (صفحہ ۲۳)

۵۔ حضرات القدس دفتر اول' اردو ترجمہ صفحہ ۱۳۱۔ (صفحہ ۲۴)